روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 20/ اپریل 2010ء 5 جمادی الاول 1431 ہجری 20 شہادت 1389 ھش جلد 60-95 نمبر 86

فجر اور عصر کی نماز

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل فجر اور سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی نماز پڑھی وہ ہرگز آگ میں داخل نہیں ہوگا۔

﴿صحیح مسلم کتاب المساجد باب فضل صلاۃ الفجر حدیث نمبر 1003﴾

خدا تعالیٰ سب سے بڑھ کر اپنے بندوں کا محسن ہے، عبدرحمان کو چاہئے کہ اس کا شکرگزار بندہ بنا رہے

انسان کو دیئے گئے قویٰ کا اصل مقصود خدا کی معرفت، اس کی پرستش اور محبت الٰہی ہے

حقیقی تقویٰ پر چلنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی کی پوری کوشش کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16/ اپریل 2010ء بمقام سینٹ پیٹرواٹلی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16/ اپریل 2010ء کو سینٹ پیٹرواٹلی سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ متعدد زبانوں میں تراجم کے ساتھ بذریعہ انٹرنیٹ سٹریم ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں اس ملک اٹلی سے پہلی مرتبہ لائیو خطبہ نشر ہو رہا ہے۔ یہاں پر ہمارے پاس پہلے کوئی جماعتی جگہ یا سنٹر نہیں تھا، تقریباً دو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ جگہ جماعت احمدیہ کو خریدنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ یہاں احباب جماعت کو بیت الذکر بنانے کی بھی توفیق عطا فرمائے، اسی طرح روم میں بھی بیت الذکر اور مشن ہاؤس بنانے کی توفیق بخشے۔ باوجود مخالف مہمات کے یورپ کے مختلف ممالک اور مختلف شہروں میں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو بیوت الذکر بنانے کی توفیق دے رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ہے کہ وہ راستے کھول دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہوا اللہ تعالیٰ نے چلائی ہے کہ پوری دنیا میں جماعت احمدیہ کے پھیلنے اور دین حق کا پیغام دنیا تک پہنچانے کے سامان بہم پہنچا رہا ہے۔ یاد رکھیں کہ ہر احمدی کو احمدیت کا سفیر بننے اور پہلے سے بڑھ کر اپنے روحانی اور اخلاقی معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنیں اور شکرگزاری یہ ہے کہ تقویٰ پر چلنے والے ہوں، مقصد پیدائش کو سمجھیں، اپنی حالتوں پر نظر رکھیں، دین کو دنیا پر مقدم کریں، آپس کے تعلقات میں محبت و پیار اور بھائی چارے کی مثال قائم کریں، نظام جماعت سے پختہ تعلق جوڑیں، خلافت احمدیہ سے وفا اور اطاعت کا تعلق رکھیں اور حضرت مسیح موعود سے کئے گئے عہد بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حکومت اپنے اوپر قائم کرنے والے بنیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ سب سے بڑھ کر اپنے تمام بندوں پر احسان کرنے والا ہے اور وہی اس بات کا حقدار ہے کہ اس کے احسان کا بدلہ اتارنے کی کوشش کی جائے۔ خدا تعالیٰ کے احسان کو اتارنا ممکن نہیں اور ایک عبدرحمان کیلئے صرف اور صرف ایک راستہ ہے کہ تاحیات اس کی نعمتوں کا اظہار کرتا رہے اور اس کا شکرگزار بندہ بنا رہے۔ فرمایا کہ ایمان کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے ہے اور اس احسان کی شکرگزاری ایمان میں ترقی کی طرف بڑھنے کی کوشش ہے۔ پھر فرمایا کہ عبادت کرنے والا انسان ہی حقیقی عبد رحمان اور اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا شکرگزار ہو سکتا ہے۔ اس لئے اپنی نمازوں کی حفاظت اور انہیں قائم کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں دین حق کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ دعا ہے اور دعوت الی اللہ کے نتائج بھی دعاؤں ہی سے نکلنے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ہماری فتح دعاؤں ہی سے ہونی ہے۔ پس دعاؤں کے اس ذریعے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اپنے نفس کے شیطان کے خلاف بھی جہاد کریں اور خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ انسان کو جو کچھ اندرونی و بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوئی ہیں اصل مقصود ان سے خدا کی معرفت، اس کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی محبت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر احسان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کو ماننے اور نظام خلافت کے سائے میں لا کر آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچایا ہے تو تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ جماعت کی اس لڑی میں پروئے رہنے اور نظام خلافت کی برکات سے فائدہ اٹھانے کیلئے تقویٰ پر چلنا شرط ہے۔ خلافت سے فیض پانے کیلئے ایمان اور اعمال صالحہ ضروری ہیں۔ ایمان میں مضبوطی خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت دل میں رکھنے اور اعمال صالحہ کی بجا آوری اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی کامل اطاعت کا جوا اپنی گردن میں ڈالنے سے ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنا چاہئے تاکہ جب ہمیں موت آئے تو ایسی حالت میں آئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں بنی نوع کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کیلئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔ پس یہ وہ تعلیم ہے جو حقیقی تقویٰ پر چلنے والوں کے لئے اس پر عمل کرنا ضروری ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بھی پوری کوشش کی جاوے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تقویٰ کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہر فرد جماعت اپنے عہدیدار کے ساتھ مکمل تعاون اور اطاعت کا جذبہ رکھنے والا ہو اور ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدیدار کا احترام، تعاون اور اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اور خاص طور پر عہدیداران کو اپنے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احمدیوں کو اپنے قبرستان میں تدفین سے روکنا انسانی شرف کے خلاف ہے

محترم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ کی پریس ریلیز

ربوہ (پریس ریلیز) جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم ومحترم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے پیرمحل میں ایک احمدی احسان الرحمٰن کی جماعت احمدیہ کے اپنے قبرستان میں تدفین روکنے کو انسانی شرف کے خلاف اور مذہبی انتہا پسندی کی بدترین مثال قرار دیتے ہوئے اس پر تاسف کا اظہار کیا ہے۔ ربوہ سے جاری ہونے والے ایک بیان میں ترجمان جماعت احمدیہ نے پریس کو بتایا کہ 13/ اپریل 2010ء کو پیرمحل میں ایک احمدی احسان الرحمٰن کی وفات کے بعد احمدیہ قبرستان میں تدفین کیلئے قبر تیار کی جا رہی تھی کہ چند شرپسندوں نے جبراً کام بند کرا دیا۔ مقامی انتظامیہ اطلاع ملنے پر پہنچی تو اس نے بھی مخالفین کے غیرقانونی اور غیراخلاقی دباؤ پر تدفین روک دی۔ ترجمان نے بتایا کہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کمالیہ نے 1988ء میں جماعت احمدیہ پیرمحل کو 8 کنال 2 مرلے رقبہ قبرستان کی غرض سے قانونی تقاضوں کے مطابق الاٹ کیا تھا۔ اب تک اس میں 2 احمدیوں کی

باقی صفحہ 8 پر

تعلیمی میدان میں آگے آئیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

”اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ وہ دینی علم بھی حاصل کریں اور دنیاوی پڑھائی کی طرف بھی توجہ دیں۔ ہر احمدی بچے کو خواہ وہ لڑکا ہے یا لڑکی تعلیم کے میدان میں آگے آنا چاہیے۔“

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ کینیا 28/ اپریل 2005ء)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

مشعل راہ

سیکرٹری تربیت فعال ہو تو بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

سیکرٹری تربیت یا اصلاح وارشاد ہے ان کو بھی بہت فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ سیکرٹریان تربیت یا اصلاح وارشاد بعض جگہوں پر کہلاتے ہیں، اپنے معین پروگرام بنا کر نچلے سے نچلے لیول سے لے کر مرکزی لیول تک کام کریں جس طرح کام کرنے کا حق ہے تو امور عامہ کے مسائل بھی اس تربیت سے حل ہو جائیں گے، تعلیم کے مسائل بھی کافی حد تک کم ہو جائیں گے، رشتہ ناطہ کے مسائل بھی بہت حد تک کم ہو جائیں گے۔ یہ شعبے آپس میں اتنے ملے ہوئے ہیں کہ تربیت کا شعبہ فعال ہونے سے بہت سارے شعبے خود ہی فعال ہو جاتے ہیں اور جماعت کا عمومی روحانی معیار بھی بلند ہوگا۔ تو یہ جو حدیث ہے، لوگوں کی ضروریات پوری کرنے سے یہ مراد ہے کہ یہ عہدے تمہارے سپرد ہیں ان عہدوں کی ذمہ داری کو سمجھو اور ان کو ادا کرو۔ جب اس طریق سے ہر عہدیدار اپنے اپنے شعبہ کی ذمہ داریاں ادا کرے گا تو لوگوں کے دلوں میں آپ کے لئے مزید عزت واحترام پیدا ہوگا اور جیسا کہ میں نے کہا جماعت کا عمومی معیار بھی بلند ہوگا۔

اس بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اقتباس ہے وہ میں سناتا ہوں۔ فرمایا:

''دنیا میں بہترین مصلح وہی سمجھا جاتا ہے جو تربیت کے ساتھ اپنے ماننے والوں میں ایسی روح پیدا کر دیتا ہے کہ اس کا حکم ماننا لوگوں کے لئے آسان ہو جاتا ہے اور وہ اپنے دل پر کوئی بوجھ محسوس نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم باقی الہامی کتب پر فضیلت رکھتا ہے۔ اور الہامی کتابیں تو یہ کہتی ہیں کہ یہ کرو اور وہ کرو۔ مگر قرآن یہ کہتا ہے کہ اس لئے کرو، اس لئے کرو۔ گویا وہ خالی حکم نہیں دیتا بلکہ اس حکم پر عمل کرنے کی انسانی قلوب میں رغبت بھی پیدا کر دیتا ہے۔ تو سمجھانا اور سمجھا کر قوم کے افراد کو ترقی کے میدان میں اپنے ساتھ لئے جانا، یہ کامیابی کا ایک اہم گر ہے۔ اور قرآن کریم نے اس پر خاص زور دیا ہے۔ چنانچہ سورۃ لقمان میں حضرت لقمانؑ کی اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے جو نصیحتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک نصیحت یہ ہے کہ (۔) (لقمان:20) کہ تمہارے ساتھ چونکہ کمزور لوگ بھی ہوں گے اس لئے ایسی طرز پر چلنا کہ کمزور رہ نہ جائیں۔ بے شک تم آگے بڑھنے کی کوشش کرو مگر اتنے تیز بھی نہ ہو جاؤ کہ کمزور طبائع بالکل رہ جائیں۔

دوسرے جب بھی تم کوئی حکم دو، محبت پیار اور سمجھا کر دو۔ اس طرح نہ کہو کہ 'ہم یوں کہتے ہیں'۔ (تو قرآن شریف کی تعلیم تو یہ ہے کہ محبت اور پیار سے حکم دو، نہ کہ آرڈر دو) بلکہ ایسے رنگ میں بات پیش کرو کہ لوگ اسے سمجھ سکیں۔ اور وہ کہیں کہ اس کو تسلیم کرنے میں تو ہمارا اپنا فائدہ ہے (۔) کے یہی معنی ہیں۔

گویا میانہ روی اور پر حکمت کلام یہ دو چیزیں مل کر قوم میں ترقی کی روح پیدا کیا کرتی ہیں۔ اور پر حکمت کلام کا بہترین طریق یہ ہے کہ دوسروں میں ایسی روح پیدا کر دی جائے کہ جب انہیں کوئی حکم دیا جائے تو سننے والے کہیں کہ یہی ہماری اپنی خواہش تھی۔ یہی وقت ہوتا ہے کہ جب کسی قوم کا قدم ترقی کی طرف سرعت کے ساتھ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے''۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 15)

(روزنامہ الفضل 22 مارچ 2004ء)

مکرم حمید اللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا

جامعہ احمدیہ گھانا کی تقریبات

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جامعہ احمدیہ گھانا نصابی وغیر نصابی سرگرمیوں کے ذریعے طلبہ کا علمی اور روحانی معیار بڑھانے کی سعی کر رہا ہے تا کہ یہاں سے کامیاب ہونے والے طلبہ بہترین طور پر خدمات دینیہ بجا لانے والے ثابت ہوں، اس غرض سے دوران سال مختلف جلسے اور مختلف نوعیت کی دیگر تقریبات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

حمدیہ محفل

مورخہ 27 جنوری 2010ء کو بعد نماز عصر سال نو کی تقاریب کا آغاز حمدیہ محفل سے ہوا جس کی صدارت مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ گھانا نے کی تلاوت اور نظم کے بعد اساتذہ کرام نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء میں حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کرام کی تحریرات میں سے اقتباسات پیش کئے۔

یوم مصلح موعود

20 فروری کے حوالے سے جامعہ احمدیہ میں جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد ہوا۔ اس کیلئے بیت الذکر کو خوبصورت جھنڈیوں اور بینرز سے خوب سجایا گیا تھا۔ مکرم مرزا خلیل احمد بیگ صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا کی زیر صدارت جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مختلف اوقات میں حضرت مسیح موعود اور خلفاء کا اردو میں منظوم کلام پیش کیا گیا۔ پیشگوئی مصلح موعود کے بابرکت الفاظ اردو، عربی اور انگریزی زبان میں طلبہ نے باری باری آکر پیش کیے۔ اس جلسے میں درج ذیل عناوین پر طلبہ اور اساتذہ کرام نے تقاریر کیں۔

☆ حضرت مصلح موعود کا بچپن

☆ حضرت مصلح موعود کی شادی شدہ زندگی

☆ وہ علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ

جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد مورخہ 27 فروری 2010ء کو کیا گیا۔ یہ جلسہ مکرم عبدالوحید بھٹی صاحب استاذ جامعہ احمدیہ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت نظموں اور قصیدے کے علاوہ درج ذیل عناوین پر تقاریر پیش کی گئیں۔

☆ دین حق کیلئے رسول اللہ ﷺ کی ثابت قدمی

☆ دیگر ادیان کے لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی شفقت

☆ آنحضرت ﷺ کی نصیحت کا خوبصورت انداز

اس موقع پر اساتذہ کرام، طلبہ اور کارکنان جامعہ کے لئے ایک خصوصی ظہرانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

یوم آزادی گھانا

6 مارچ کا دن گھانا کی یوم آزادی کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ دن جامعہ میں بھی بھرپور طریقے پر منایا گیا۔ صبح نماز تہجد سے دن کا آغاز ہوا اور 8:30 بجے تمام طلبہ واساتذہ اسمبلی گراؤنڈ میں اکٹھے ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد گھانین طلبہ نے گھانا کا قومی ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم پرنسپل صاحب نے گھانا کا قومی پرچم فضا میں لہرایا۔ ازاں بعد طلبہ جامعہ نے مختصر پریڈ کی۔ بعدہ پروگرام کے مطابق تمام طلبہ کامن روم میں چلے گئے جہاں انہوں نے بذریعہ ٹی۔وی یوم آزادی کے حوالہ سے خصوصی پروگرام دیکھے۔ شام کو نماز عصر کے بعد جامعہ کے طلبہ نے اکرافو ٹاؤن کی ٹیم کے ساتھ ایک دوستانہ فٹبال میچ کھیلا۔

یوم مسیح موعود

23 مارچ کے حوالہ سے جلسہ یوم مسیح موعود کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ جلسہ مکرم پرنسپل صاحب کی زیر صدارت شام کو ساڑھے پانچ بجے جامعہ کے سبزہ زار میں منعقد ہوا۔ اس غرض سے سبزہ زار کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ تلاوت اور نظموں کے علاوہ درج ذیل عناوین پر تقاریر ہوئیں۔

☆ حضرت مسیح موعود کی زندگی کا سوانحی خاکہ

☆ حضرت مسیح موعود اور آپ کا عرب کو پیغام

ان تقاریر کے بعد Projector کی مدد سے حضرت اقدس مسیح موعود، خلفاء کرام، رفقاء حضرت اقدس مسیح موعود اور قادیان کے مقدس مقامات کی تصاویر طلباء کو دکھانے کا مکرم طاہر احمد ظفر صاحب نے خصوصی انتظام کیا تھا۔ بعد ازاں نماز مغرب وعشاء کیلئے وقفہ ہوا۔ جس کے بعد جملہ حاضرین کو عشائیہ پیش کیا گیا۔ بعدۂ طلبا نے Revival of Faith کے نام سے MTA کی تیار کردہ Documentory دیکھی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھرپور خدمت دین کی توفیق دے۔ (آمین)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود نے روحانی علوم و معارف کا وہ خزانہ ہمیں دے دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب سے نوازنے والا ہے

ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس علمی اور روحانی خزانے سے اپنی جھولیاں بھریں اور کامیاب اور بامراد ہوں

دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین پر قائم ہو

مومن کو دنیا کے حصول میں حسنات الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہئے

دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو نہ کہ وہ طریق جو دوسرے بنی نوع انسان کو تکلیف رسانی کا موجب ہو

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 / مارچ 2010ء بمطابق 19 / امان 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج مَیں پہلے تو ایک امر کا ذکر کروں گا جو گزشتہ خطبہ کا ہی حصہ ہے جس کے بارہ میں گزشتہ خطبہ میں توجہ نہیں دلا سکا۔ اس کے بعد پھر بعض آیات کی وضاحت ہوگی جو آج کا مضمون ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بتایا تھا کہ رزق صرف مادی رزق اور دولت کا نام نہیں بلکہ انسان کی تمام تر روحانی صلاحیتیں اور جو قویٰ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بخشے ہیں رزق کے زُمرہ میں آتے ہیں۔ یا کسی بھی قسم کی صلاحیتیں جو اس میں موجود ہیں اور یہ رزق بھی تمام و کمال اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو عطا فرمایا تھا جو آگے صحابہؓ کو آپ نے بانٹا۔ اس میں ایک تو قرآن کریم ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا اور دوسرے آپؐ کی سنت، آپؐ کے ارشادات، جن سے صحابہؓ نے روحانی فیض پایا اور خوب خوب اپنی جھولیاں بھریں۔ اور پھر آخری زمانہ کے لئے بھی آپؐ نے پیشگوئی فرمائی کہ جس طرح دنیا روحانی دیوالیہ پن کا شکار تھی۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اور اس میں انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی اور میرے آنے سے یہ روحانی رزق تقسیم ہوا اور اس رزق سے پھر ہزاروں لاکھوں روحانی مردوں میں جان پڑ گئی۔ تو ایک وقت آئے گا کہ خال خال کے علاوہ پھر (۔) میں بھی اس رزق کی کمی ہو جائے گی۔ .... پس حضرت مسیح موعود نے وہ خزانے تقسیم کرنے تھے اور کئے جن کے بارہ میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’اب مَیں وہ حدیث جو ابوداؤد نے اپنی صحیح میں لکھی ہے ناظرین کے سامنے پیش کر کے اس کے مصداق کی طرف ان کو توجہ دلاتا ہوں۔ سو واضح ہو کہ یہ پیشگوئی جو ابوداؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنی حراث، ماوراء النہر سے یعنی سمرقند کی طرف سے نکلے گا جو آلِ رسول کو تقویت دے گا۔ جس کی امداد اور نصرت ہر ایک مومن پر واجب ہوگی اور الہامی طور پر مجھ پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی .... دراصل یہ دونوں پیشگوئیاں متحد المضمون ہیں‘‘۔ (ایک ہی مضمون رکھتی ہیں) ’’اور دونوں کا مصداق یہی عاجز ہے۔ مسیح کے نام پر جو پیشگوئی ہے۔ اس کی علامات خاصہ درحقیقت دو ہی ہیں۔ ایک یہ کہ جب وہ مسیح آئے گا تو (۔) کی اندرونی حالت کو جو اس وقت بغایت درجہ بگڑی ہوئی ہوگی اپنی صحیح تعلیم سے درست کر دے گا اور ان کے روحانی افلاس اور باطنی ناداری کو بکلی دور فرما کر جواہرات علوم حقائق و معارف ان کے سامنے رکھ دے گا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ اس دولت کو لیتے لیتے تھک جائیں گے اور ان میں سے کوئی طالب حق روحانی طور پر مفلس اور نادار نہیں رہے گا بلکہ جس قدر سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں ان کو بکثرت طیب غذا صداقت کی اور شربت شیریں معرفت کا پلایا جائے گا اور علوم حقہ کے موتیوں سے ان کی جھولیاں پُر کر دی جائیں گی اور جو مغز اور لب لباب قرآن شریف کا ہے اس عطر کے بھرے ہوئے شیشے ان کو دیئے جائیں گے‘‘۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 142-141 حاشیہ)

پس یہ روحانی خزانہ ہے جسے ایک طرف تو وہ بدقسمت لوگ ہیں جو اسے لینے سے انکار کر رہے ہیں اور دوسری طرف سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں جو اس سے سیر ہو رہے ہیں اور ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود نے روحانی علوم و معارف کا وہ خزانہ ہمیں دے دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب سے نوازنے والا اور آنحضرتؐ کی محبت دلوں میں بھرنے والا ہے اور تمام ادیان پر (۔) کی سچائی ثابت کر کے دکھلانے والا ہے۔ پس ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس علمی اور روحانی خزانے سے اپنی جھولیاں بھریں اور کامیاب اور بامراد ہوں۔

اردو پڑھنے اور سمجھنے والے تو آپ کے اس روحانی خزانے کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کر رہے ہیں اور کرنی چاہئے۔ مَیں پہلے بھی اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ تمام ذیلی تنظیمیں بھی اور جماعتی نظام بھی اس بات کا خاص اہتمام کریں۔ اور اردو نہ جاننے والے آپ کا کلام جو دوسری زبانوں میں جس حد تک میسر ہے اس سے فیض اٹھانے کی کوشش کریں۔ تراجم کا کام بھی ہو رہا ہے۔ انگریزی زبان میں زیادہ اور دوسری زبانوں میں ذرا کم یا کچھ حد تک۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اس روحانی خزانے کو جلد از جلد دنیا تک مختلف زبانوں میں پہنچانے والے ہم بن سکیں۔

آج کی جو آیات مَیں نے صفت حَسِیْب کے حوالے سے چنی ہیں اب مَیں ان کے بارہ میں کچھ کہوں گا بات کروں گا۔ سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (البقرۃ:285) کہ اللہ ہی کا ہے جو آسمان میں ہے اور جو زمین میں ہے اور خواہ تم اسے ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاؤ اللہ اس کے بارہ میں تمہارا محاسبہ کرے گا۔ پس جسے وہ چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

ایک مومن کا ایمان تبھی مکمل ہوتا ہے جب وہ ہر وقت اپنے نفس پر نظر رکھنے والا ہو اور اس کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے جو خدا تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے ذریعے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ ورنہ اس کی ظاہری عبادتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اس کی جماعتی خدمات بھی جو وہ بجا لا رہا ہوتا ہے اور جس کو دنیا یعنی اس کے اردگرد کے لوگ اور معاشرے کے لوگ بعض دفعہ بڑا سراہ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے اسے علم ہے کہ اس کے دل میں کیا ہے۔ تو

اگر صرف دکھاوے کے لئے ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اگر (۔) کرکے پیغام پہنچا رہا ہے لیکن اپنے عمل اس کے مطابق نہیں تو یہ بات بندوں سے تو چھپی رہ سکتی ہے خدا تعالیٰ سے نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے مومن پر یہ واضح کر دیا کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اور جو پوشیدہ نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا اجر بھی اس کے مطابق ہے جو کسی کے اپنے نفس کی کیفیت اور حالت ہے۔ اس لئے آنحضرتؐ نے بھی فرمایا ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب بدءالوحی باب کیف کان بدءالوحی الی رسول اللہ ﷺ۔ حدیث نمبر 1)

یعنی کسی بھی عمل کو اس کی نیت کے مطابق پرکھا جائے گا جو کسی بھی عمل کرنے والے کے دل میں ہے۔ اب نیتوں کا حال تو صرف خدا ہی جان سکتا ہے اور جانتا ہے اس لئے مومنوں کو واضح کیا کہ جس خدا نے زمین و آسمان پیدا کیا ہے وہ اس میں موجود ہر چیز کی کنہ تک سے واقف ہے اور انسان بھی اس سے باہر نہیں ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل سے جو تم چھپ کر کرتے ہو یا ظاہر کرتے ہو اس سے واقف ہے بلکہ ہر خیال جو تم دل میں لاتے ہو اس سے بھی واقف ہے تو اپنے نفسوں کا تزکیہ کرو۔ اپنے دلوں کو خالصتاً خدا تعالیٰ کے لئے پاک کرنے کی کوشش کرو۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (البقرہ:285) یعنی اللہ تعالیٰ اس کا حساب لے گا تو اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے تمہارے عمل تمہارے دل کی حالت اور نیت کے مطابق جزا پائیں گے۔

قرآن کریم میں ایک اور مقام پر خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (الانبیاء:48) اور ہم قیامت کے دن ایسا پورا تولنے والے سامان پیدا کریں گے کہ جن کی وجہ سے کسی جان پر ذرا سا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا تو ہم اسے موجود کر دیں گے اور ہم حساب لینے میں کافی ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ ہر جزا سزا انسان کے عمل کے مطابق دیتا ہے اور کبھی ظلم نہیں کرتا۔ لیکن کیونکہ دلوں کی پاتال تک سے بھی واقف ہے۔ ہر عمل کا محرک اور نیت اس کے علم میں ہے اس لئے اس بات کا بھی حساب ہوگا کہ نمازیں خدا تعالیٰ کی خاطر پڑھی جا رہی تھیں یا دکھاوے کے لئے۔ صدقات خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کئے جا رہے تھے یا دیئے جا رہے تھے یا دکھاوے کے لئے۔ یا جو بھی نیکیاں ہیں ان کے کرنے کا محرک کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تزکیہ نفس ہر وقت تمہارے مدّنظر رہنا چاہئے اور اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ہر عمل بجا لانا چاہئے۔ پھر برائی یا نیکی کے بعض خیالات ہیں ان کی جزا بھی خدا تعالیٰ دیتا ہے لیکن کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے اس لئے ہر برائی کا خیال جو دل میں آتا ہے اس کی پکڑ نہیں کرتا۔ بلکہ اس خیال کو جب انسان دل میں بٹھا لیتا ہے اور موقع ملنے پر اس بدخیال کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر قابل مواخذہ ہوتا ہے۔ جیسے مثلاً ایک انسان دشمنی میں یا کسی بھی قسم کے بغض اور کینے کی وجہ سے دوسرے انسان کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے گو عملاً نقصان نہ پہنچایا ہو لیکن دل میں یہ خیال جمائے بیٹھا رہے کہ جب بھی موقع ملا اس کو نقصان پہنچاؤں گا تو ایسے عمل پھر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتے ہیں۔ لیکن کیونکہ انسان کمزور واقع ہوا ہے اور برائی کے خیالات بھی دل میں آ سکتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ہر عمل پر فوری پکڑ نہیں لیتا۔ لیکن اگر انسان نیت کرے کہ مَیں نے کرنا ہے تب پکڑ میں آتا ہے۔ اگر انسان ایسے بُرے خیالات پر عمل کرنے کی نیت نہ کرے اور موقع کی تلاش میں نہ رہے تو ایسے بدخیالات جو انسان کے دل میں آتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

اس بارہ میں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ اگر میرا بندہ کوئی بُرا کام کرنے کا سوچے تو یہ گناہ نہیں لکھنا۔ لیکن اگر وہ اس کو عملی شکل دینے کی کوشش کرے تو پھر اس کا گناہ لکھا جائے گا۔ اور اگر کوئی نیکی کا ارادہ کرے مگر وہ کر نہ سکے یا کسی وجہ سے رک جائے تو ایک نیکی لکھ لو اور اگر عملاً اس نیکی کو سرانجام دے دے تو اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھو۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب اذا ھم العبد بحسنۃ کتبت ...... حدیث نمبر 334۔ دار الکتاب العربی بیروت 2008ء)

پس اللہ تعالیٰ تو اس طرح اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ ایک مومن کا کام ہے کہ اپنے اعمال اور اپنی نیتوں کو درست کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ اپنے گناہوں اور اپنی کمزوریوں پر نظر رکھے تاکہ اللہ تعالیٰ کی وسیع تر رحمت سے حصہ پائے اور عذاب سے بچے۔

پھر ایک جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (بنی اسرائیل:14-15) اور ہر انسان کا اعمالنامہ ہم نے اس کی گردن سے چمٹا دیا ہے اور ہم قیامت کے دن اس کے لئے اسے ایک ایسی کتاب کی صورت میں نکالیں گے جسے وہ کھلی ہوئی پائے گا۔ اور اگلی آیت میں (یہ دو آیتیں ہیں) فرمایا کہ اپنی کتاب پڑھ، اللہ فرمائے گا آج کے دن تیرا نفس تیرا حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں پھر انسان کو متنبہ کیا ہے کہ اپنے اعمال پر نظر رکھو۔ یہ نہ سمجھو کہ ایک عمل نیک یا بد جو تم نے بھی کیا ہے وہ بھولی بسری چیز بن گئی ہے۔ ایک تو جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چاہے چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ اس کا محاسبہ کرے گا جو بھی تمہارے دل میں ہے۔ یہاں مزید کھولا کہ چھپانے کا کیا سوال ہے تمہارا ہر عمل تمہاری گردن کے ساتھ لٹکا دیا گیا ہے۔ ایک ڈائری ہے جو روز کی بن رہی ہے جس میں نیکیاں بھی لکھی جا رہی ہیں اور بدیاں بھی لکھی جا رہی ہیں اور قیامت کے دن یہ کتاب کھل کر سامنے آ جائے گی۔

بعض دفعہ کیا بلکہ اکثر اوقات انسان اپنی برائیوں کو یاد نہیں رکھتا یا ان کو اتنی اہمیت ہی نہیں دیتا کہ وہ یاد رہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کتاب جو لکھی جا رہی ہے، جو تمہاری گردن میں لٹکائی گئی ہے اس میں ہر واقعہ مع تاریخ اور وقت کے لکھا جا رہا ہے۔ ہر عمل جو تم کرتے ہو اس پہ لکھا جا رہا ہے اور یہ تمہارے اعمالنامے کا ایک دائمی حصہ بن چکا ہے۔ اس سے چھٹکارا نہیں پایا جا سکتا۔

پس انسان کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی لکھا ہوا سامنے ہوگا۔ اس لئے بجائے اس کے کہ انسان مرنے کے بعد اعمالنامے کو پڑھے اور پھر اگر بُرے اعمال ہیں تو خفت اٹھانی پڑے یا اللہ تعالیٰ کی سزا کا مستوجب بنے۔ انسان کو اس زندگی میں اپنا روز محاسبہ کرنا چاہئے اور یہ جو روزانہ کا محاسبہ ہے وہ جہاں انسان کو معاشرہ کی نظروں سے بچاتا ہے وہاں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بھی بناتا ہے۔ بہت سارے کام انسان معاشرے میں کرتا ہے اور پھر لوگ اس پہ انگلیاں اٹھاتے ہیں۔ لیکن اگر انسان خود اپنا محاسبہ کر رہا ہو تو جہاں یہ محاسبہ ہر وقت انسان کو محتاط کرے گا وہاں لوگوں کی نظروں سے بھی انسان بچے گا۔ پس کوشش یہ ہونی چاہئے کہ جب کتاب ملے تو نیک اعمال لئے ہوئے ہو گو کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔ لیکن اس کے فضل کے حصول کے لئے بھی اسی کی طرف جھکنے کی ضرورت ہے۔

ایک جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (الانشقاق:8-9) تو اس سے جلد ہی آسان حساب لیا جائے گا۔ داہنے ہاتھ سے مراد نیکیاں ہیں۔ ایسے لوگوں کی برائیوں پر نیکیاں غالب ہوں گی اور حساب آسان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے یہ حساب آسان کر دے گا۔ اور دوسرا گروہ وہ ہے جس کا حساب مشکل ہوگا۔ ان کو پیٹھ پیچھے سے کتاب دی جائے گی۔

مَیں نے گزشتہ خطبہ میں ایک حدیث بھی سنائی تھی کہ مومنوں کا جو حساب ہے وہ حساب نہیں ہے۔

(مسلم کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا و اھلھا۔ باب: اثبات الحساب۔ حدیث نمبر 7225، دار الکتاب العربی بیروت 2008ء)

آسان حساب ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے گا۔ تو ایسا گروہ جن کو پیٹھ پیچھے سے کتاب دی جائے گی، اللہ تعالیٰ انہیں یہ کتاب دے کر فرمائے گا کہ یہ کتاب پڑھ اور پھر اپنا محاسبہ کر۔ کیونکہ تیرا نفس خود ہی حساب کے لئے کافی ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) وہ جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا تو کسی زبردستی کی وجہ

سے نہیں ہے۔ بلکہ ہر انسان کو اس کی کتاب دے کر فرمائے گا کہ اِقْـرَاْ کِتٰبَكَ کہ اپنی کتاب پڑھ۔ اور بداعمال کرنے والوں کے نفس خود یہ گواہی دے رہے ہوں گے کہ ہاں ہمارے عمل ہی ایسے ہیں جو ہمیں سزا کا مستوجب بنا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی سے بے انصافی نہیں کرتا۔ وہ تو رائی کے دانہ کے برابر بھی عمل کی جزا دیتا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے عمل کی بھی جزا دیتا ہے۔ ہاں وہ کیونکہ ہر چیز پر قادر ہے اس لئے چاہے تو بخش بھی سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن شریف بار بار یہی فرماتا ہے کہ عالم آخرت کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ اس کے تمام نظارے اسی دنیاوی زندگی کے اظلال و آثار ہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے.......... ہم نے اسی دنیا میں ہر شخص کے اعمال کا اثر اس کی گردن سے باندھ رکھا ہے اور انہی پوشیدہ اثروں کو ہم قیامت کے دن ظاہر کر دیں گے اور ایک کھلے کھلے اعمالنامے کی شکل پر دکھاویں گے۔ اس آیت میں جو طائر کا لفظ ہے تو واضح ہو کہ طائر اصل میں پرندے کو کہتے ہیں پھر استعارے کے طور پر اس سے مراد عمل بھی لیا گیا ہے۔ کیونکہ ہر یک عمل نیک ہو یا بد ہو وہ وقوع کے بعد پرندے کی طرح پرواز کر جاتا ہے اور مشقت یا لذت اس کی کالعدم ہو جاتی ہے اور دل پر اس کی کثافت یا لطافت باقی رہ جاتی ہے‘‘۔ (ہر عمل کو انسان بھول جاتا ہے اور پھر اس کا نیکی یا بدی کا جو اثر ہے وہی دل پر قائم رہتا ہے۔) فرمایا کہ ’’یہ قرآنی اصول ہے کہ ہر ایک عمل پوشیدہ طور پر اپنے نقوش جماتا رہتا ہے۔ جس طور کا انسان کا فعل ہوتا ہے اسی کے مناسب حال ایک خدا تعالیٰ کا فعل صادر ہوتا ہے اور وہ فعل اس گناہ کو یا اس کی نیکی کو ضائع ہونے نہیں دیتا بلکہ اس کے نقوش دل پر منہ پر آنکھوں پر کانوں پر ہاتھوں پر پیروں پر لکھے جاتے ہیں اور یہی پوشیدہ طور پر ایک اعمالنامہ ہے جو دوسری زندگی میں کھلے طور پر ظاہر ہو جائے گا‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 401-400)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو صرف بھلائی اور خیر کے کرنے اور برائی اور شر سے بچنے کی طرف تاکید نہیں فرمائی بلکہ اس حقیقت کی وجہ سے کہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے اور کمزوریوں اور گناہوں کی طرف راغب ہو سکتا ہے اور ان عملوں کی وجہ سے سزا کا مستوجب بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وسیع تر رحمت نے بندے پر یہ بھی احسان فرمایا ہے کہ اسے اپنی رضا کے حصول کے لئے دنیا و آخرت کی حسنات کے حاصل کرنے کے لئے دوزخ کے عذاب سے بچنے کے لئے دعائیں بھی سکھا دی ہیں تاکہ یہ دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندوں کو نیک اعمال کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوتی رہے اور برائیوں سے بچنے کا احساس بھی رہے۔

سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ دو آیات ہیں کہ (۔) (البقرة:202) اور انہیں میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے کہ اے ہمارے ربّ ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

پھر فرمایا (۔) (البقرة:203) یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ایک بڑا اجر ہوگا اس میں سے جو انہوں نے کمایا اور اللہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔

پس پہلے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مومن کے اعمال اور کوششیں صرف اس دنیا کی حسنہ کے حصول تک ہی محدود نہیں رہتیں۔ ایک تو وہ دنیا کی حسنات کی تلاش میں بھی رہتے ہیں۔ دوسرے آخرت کی حسنات کی تلاش میں بھی رہتے ہیں۔ تیسرے آگ کے عذاب سے بچنے کی بھی دعا کرتے ہیں۔ اور آگ کا عذاب صرف آخرت میں آگ کا عذاب نہیں ہے بلکہ ہر ایسی چیز جو کسی بھی انسان کے لئے تکلیف کا باعث بن سکے وہ آگ کا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بچائے۔ یہ دعا ان کی اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی رہتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر خیر کے وہ متلاشی ہوتے ہیں۔ چاہے وہ دنیا کی خیر ہو یا آخرت کی خیر ہو اور ہر اس عمل سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرتے ہیں جو انہیں خدا تعالیٰ سے دور لے جا کر عذاب کا باعث بنائے۔ پس یہ بڑی جامع دعا ہے اور ہر طبقہ اور استعداد کے انسان کے لئے اس کی روحانی اور دنیاوی ترقی کے لئے بہت اہم دعا ہے جو ہمیں بہت زیادہ کرنی چاہئے اور ایک حقیقی مومن کو خاص طور پر آنحضرتؐ نے یہ تلقین فرمائی ہے کہ اپنی دنیا و آخرت کی حسنات کے لئے یہ دعا مانگا کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب قول النبی ﷺ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة، حدیث نمبر 6389)

پس اس دنیا کی حسنات طلب کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو طلب کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کے نزدیک حسنات ہیں۔ جس میں پاک رزق بھی شامل ہے اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی شامل ہے۔ نیک اعمال بھی شامل ہیں جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہیں۔ احسن رنگ میں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے عبادات بھی شامل ہیں۔ اور پھر ان حسنات کی وسعت اس طرح ہے کہ جو حسنات ایک انسان کے علم میں ہیں یا نہیں وہ بھی ایک مومن خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اور جب یہ حسنات اللہ تعالیٰ کی طرف سے مل رہی ہوں گی تو دنیا کی ہر قسم کی تکلیفوں اور ایسے اعمال سے جو اسے آگ کے عذاب کا مورد بنا سکتے ہوں اللہ تعالیٰ ایک حقیقی مومن کو بچا لیتا ہے اور یہ دنیا کی حسنات ہی آخرت کی حسنات سے نوازے جانے کا باعث بھی بنتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے دو اقتباس مَیں نے لئے ہیں جو اس پر بڑی روشنی ڈالتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے‘‘ (یعنی مومن کا) ’’اور دنیا، اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری یا اَور زادراہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتا ہے۔ نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ (البقرة:202) اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔ لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَةَ الدُّنْيَا کو جو آخرت میں حسنات کی موجب ہو جاوے۔ اور اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حسنات الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی حَسَنَةَ الدُّنْيَا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آ گیا ہے جو کہ ایک مومن (۔) کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہئیں۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسانی کا موجب ہو، نہ ہم جنسوں میں کسی عار اور شرم کا باعث۔ ایسی دنیا بیشک حسنۃ الآخرۃ کا موجب ہو گی۔ پس یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ دین اور الٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔

حدیث میں عمار بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا۔ تو میرے باپ نے جواب دیا کہ مَیں بوڑھا ہوں کل مر جاؤں گا۔ پس اس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگاوے۔ پھر راوی کہتے ہیں مَیں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے اور ہمارے نبی کریمؐ ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ سست نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ حصول دنیا سے منع نہیں فرماتا بلکہ حسنۃ الدنیا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔

(الحکم جلد 4 نمبر 29 مورخہ 16/اگست 1900ء صفحہ 304)

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 694-695 زیر سورۃ البقرۃ آیت 202)

حضرت مسیح موعود نے جو یہ حدیث یہاں کوٹ(Quote) کی اس کا مطلب تھا کہ میں تو اب مر رہا ہوں مجھے دنیا کی حسنات سے کیا غرض ہے۔لیکن حضرت عمرؓ نے فرمایا نہیں تمہیں جب تک تمہاری زندگی ہے اس دنیا کی حسنات کے لئے بھی کوشش کرتے رہو۔اگر اپنے لئے نہیں تو اپنی اولاد کے لئے، جو بعد میں آنے والوں کے لئے بھی دنیاوی حسنہ بن جائے۔اور بعض دفعہ اولاد کے لئے دنیاوی سامان کرنا بھی دین کے لئے ضروری ہو جاتا ہے تاکہ اولاد در در کی ٹھوکریں کھانے سے بچ جائے اور کوئی مجبوری، غربت، افلاس انہیں دین سے دور نہ کردے اور اس طرح وہ اپنی عاقبت بگاڑ لیں۔یعنی حسنہ صرف اپنے لئے نہیں بلکہ اپنی نسلوں کے لئے بھی دنیا کی بعض حسنات ہیں جو جاری ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ جاری رہتی ہیں بشرطیکہ اولاد کی روحانی تربیت بھی ہو اور اس حسنہ سے بھی وہ فائدہ اٹھا رہے ہوں اور تقویٰ پر چلنے والے ہوں۔اور پھر اپنے والدین کے لئے ایسی اولاد ہی ہے جو دعا بھی کرتی ہے اور یہ دعا پھر ان کی آخرت کی حسنات کا موجب بن جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن شریف میں سکھائی ہے کہ(۔)(بنی اسرائیل:25) کہ ان سے رحم کا سلوک فرما، میرے بچپن میں جو رحم فرماتے رہے۔مجھے انہوں نے اس دنیا کی حسنات سے نوازا۔

پھر ایک اور اقتباس ہے۔اس میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے واسطے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ایک دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب شدائد اور ابتلاء وغیرہ اسے پیش آتے ہیں ان سے امن میں رہے۔دوسرے فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اسے خدا سے دور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے۔تو دنیا کا حسنہ یہ ہے کہ کیا جسمانی اور کیا روحانی طور پر یہ ہر ایک بلا اور گندی زندگی اور ذلت سے محفوظ رہے۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (النساء:29)

فرمایا کہ دو چیزیں ہیں جن چیزوں کا انسان محتاج ہے۔ایک تو اس دنیا کی زندگی ہے جو مختصر زندگی ہے گو کہ بعض دنیادار اس کو بہت لمبی زندگی سمجھتے ہیں اس میں جتنی مصیبتیں آنی ہیں، مشکلات آنی ہیں تکالیف آنی ہیں ابتلاء آنے ہیں ان سے بچنے کے لئے کوشش کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ بچے۔دوسرے فسق و فجور اور جتنی روحانی بیماریاں ہیں جو اسے خدا سے دُور کردیں ایک دیندار کے لئے یہ بھی بڑا ضروری ہے کہ وہ ان سے بھی نجات پائے تو یہ دنیا کی حسنات ہیں''؟

فرمایا کہ''ایک ناخن ہی میں درد ہو تو زندگی بیزار ہو جاتی ہے۔............اسی طرح جب انسان کی زندگی خراب ہوتی ہے جیسے بازاری عورتوں کا گروہ ہے کہ ان کی زندگی کیسی ظلمت سے بھری ہوئی اور بہائم کی طرح ہے کہ خدا اور آخرت کی کوئی خبر نہیں۔تو دنیا کا حسنہ یہی ہے کہ خدا ہر ایک پہلو سے خواہ وہ دنیا کا ہو خواہ آخرت کا ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے اور فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً میں جو آخرت کا پہلو ہے وہ بھی دنیا کی حسنہ کا ثمرہ ہے۔اگر دنیا کا حسنہ انسان کو مل جاوے تو وہ فال نیک آخرت کے واسطے ہے''۔(اگر اس دنیا میں انسان کو حسنہ دنیا کی حسنات مل جائیں جن کا حضرت مسیح موعود نے اوپر ذکر فرمایا۔تو فرمایا کہ وہ آخرت کے لئے نیک فال ہے۔)''یہ غلط ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ دنیا کا حسنہ کیا مانگنا ہے آخرت کی بھلائی ہی مانگو۔صحت جسمانی وغیرہ ایسے امور ہیں جس سے انسان کو آرام ملتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے وہ آخرت کے لئے کچھ کرسکتا ہے اور اس لئے ہی دنیا کو آخرت کا مزرعہ کہتے ہیں''(کہ دنیا جو ہے وہ آخرت کی کھیتی ہے)''اور درحقیقت جسے خدا دنیا میں صحت عزت اولاد اور عافیت دیوے اور عمدہ عمدہ اعمال صالح اس کے ہوویں تو امید ہوتی ہے کہ اس کی آخرت بھی اچھی ہوگی۔(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 695-696 زیر سورۃ البقرہ آیت 202)

(تب بھی اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رہتا ہے۔اعمال کر کے انسان بے پرواہ نہیں ہو جاتا کہ اب میں نے ایسے اعمال کر لئے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی رضا یقینی ہے اور جنت یقینی ہے۔) فرمایا کہ امید ہوتی ہے کہ اس کی آخرت بھی اچھی ہوگی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اس دنیا کی جو حسنات ہیں وہ آخرت میں بھی کام آئیں گی۔

اور پھر یہ دوسری آیت جو مَیں نے پڑھی تھی اس میں یہ فرمایا ہے کہ(۔)(البقرۃ:203) کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ایک بڑا اجر ہوگا اس میں سے جو انہوں نے کمایا۔اللہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔اس میں ایک تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ یہ دعا کریں گے کہ انہیں حسنات ملیں اور پھر اپنے عملوں کو بھی حتی المقدور اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے، ان حسنات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے ان کو ان کے اعمال کے مطابق اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے گا اور یقیناً وہ دنیا کی حسنات بھی حاصل کرنے والے ہوں گے۔دین کی حسنات بھی حاصل کرنے والے ہوں گے اور آخرت کی حسنات بھی حاصل کرنے والے ہوں گے اور یہ جو فرمایا کہ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ یہاں اس کا یہ مطلب ہے کہ اصل یہ دعا ہے جو پہلے کی گئی ہے جب تمہارے عمل دعا کے ساتھ مل جائیں گے تو جو نیکیاں کماؤ گے اللہ تعالیٰ پھر اس کی جزا بھی دیتا ہے اور فوری دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ کسی نیکی کا ادھار نہیں رکھتا بلکہ فوری بدلہ دیتا ہے۔وہ نیکیاں فوری طور پر انسان کے کھاتے میں لکھی جاتی ہیں اور اپنے وقت پر وہ ظاہر ہو رہی ہوتی ہیں۔دعاؤں کی قبولیت کے نشان جو ہیں ہر احمدی اس کا گواہ ہے ہر ایک کو کچھ نہ کچھ تجربہ ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہی حسنات کا ایک اظہار ہے۔

پھر ایک اور دعا ہے جو عموماً نماز میں تشہد اور درود شریف کے بعد پڑھتے ہیں۔حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہے کہ(۔)(ابراھیم:41) کہ اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی اے ہمارے ربّ اور میری دعا قبول کر اور اے ہمارے ربّ مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور مومنوں کو بھی جس دن حساب برپا ہوگا۔

پس جب ہر نماز میں حساب کے دینے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے تو یہ اس لئے ہے کہ ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ اپنے ہر عمل پر نظر رکھو۔حسنات یونہی نہیں مل جاتیں۔دنیا کی حسنات کے لئے جو آخرت کی حسنات کا باعث بننے والی ہیں اپنے ہر عمل پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔روزمرہ خود اپنا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے۔عبادات کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔نماز کے قیام کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور پھر اپنی اولاد کی نمازوں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ان کی عبادات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔اس طرف بھی توجہ دینا ایک راعی کی حیثیت سے، گھر کے نگران کی حیثیت سے تمہارا فرض ہے۔اور پھر اس میں من حیث الجماعت افراد جماعت کو توجہ دلائی گئی کہ ایک دوسرے کے لئے دعا کریں۔اپنے والدین کے لئے بھی اور تمام مومنین کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں جس دن کہ حساب قائم ہوگا۔

حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا ہے کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ سے صرف اپنی مغفرت مراد نہیں ہے۔آگے اس کی وضاحت بھی ہوتی ہے لیکن فرمایا کہ بعض دفعہ جو واحد متکلم ہے جمع متکلم ہو جاتا ہے۔(البدر جلد اول نمبر 9 مورخہ 26 دسمبر 1902ء صفحہ 69 کالم 1) یعنی کہ جو ایک کلام کرنے والا ہے، اپنے لئے مانگنے والا ہے بول رہا ہوتا ہے تو وہ بعض صورتوں میں ایک نہیں رہتا بلکہ جمع ہو جاتا ہے۔اور یہاں یہی صورت ہے کہ پوری جماعت کے لئے دعا مانگی گئی ہے۔پورے مومنین کے لئے دعا مانگی گئی ہے۔پس اس دعا کو ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ ہمیں تمام نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا اور آخرت کی حسنات حاصل کرنے کے لئے ہمیں تمام ان راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں حقیقی راستے ہیں، جو اس طرف لے جانے والے راستے ہیں۔

اسی طرح ایک اور بات کی طرف بھی اس حوالے سے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایک عام احمدی اور ایک عہدیدار میں بھی جو فرق ہے وہ عہدیداروں کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے اور نمازوں کے قیام کے لئے بھی اور دوسری نیکیاں بجالانے کی طرف بھی اپنے نمونے قائم کریں۔تبھی ایک عام احمدی جو ہے اس کی بھی اس طرف توجہ ہوگی۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حمد باری تعالیٰ

ترے جمال کا قصہ مرے خیال میں تھا
سو لمحہ جو بھی تھا گزرا ترے وصال میں تھا

کبھی میں ڈھونڈتا پھرتا تھا خال وخد اپنے
کبھی میں غرق تیرے جملہ خدوخال میں تھا

مرا سوال تو آگے تھا اعتدال سے بھی
ترا جواب مگر حدِ اعتدال میں تھا

ہے اس کا فیض کہ راہ ملن کشادہ ہوئی
وگرنہ ملنا ترا تو رہِ محال میں تھا

ہر ایک لفظ میں پنہاں تھے معجزے تیرے
نہ جانے تیرا قلم کس کے استعمال میں تھا

ترے حروف تھے جادو، کمال تیرا کلام
یہی کمال تو پنہاں ترے جمال میں تھا

زمیں پہ گر پڑا اپنے ہی بارِ عصیاں سے
میں اپنے آپ ہی کی شامتِ اعمال میں تھا

جو تو نے سمجھا تھا کم مائیگی تھی وہ تیری
احد کا نور تو ناصرؔ رخِ بلال میں تھا

فرید احمد ناصرؔ

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

☆ سالانہ چندہ 2100/- روپے ششماہی 1050/= روپے ☆ سہ ماہی 525/= روپے اور خطبہ نمبر 450/= روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

کینیڈا میں نئے مشنوں اور بیوت الذکر کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 20/اپریل 1983ء کو احباب جماعت کینیڈا کے نام اپنے پیغام میں نئے مشن ہاؤسز اور بیوت الذکر کے قیام کے لئے آئندہ تین سال کے اندر اندر مبلغ چھ لاکھ ڈالرز پیش کرنے کی تحریک کی اور نیز حضور نے موجودہ مشن ہاؤس کو وسیع کرنے کی ہدایت کی۔

حضور انور کی تحریک پر جماعت کینیڈا نے فوری طور پر والہانہ لبیک کہا اور ایک ماہ کے اندر دو لاکھ ڈالرز سے زائد وعدہ جات موصول ہو گئے۔

(روزنامہ الفضل یکم جون 1983ء)

تحریک کے بعد مرکزی بیت الذکر ٹورانٹو کا عظیم منصوبہ شروع ہوا اور پایہ تکمیل کو پہنچا اس کے علاوہ غیر معمولی وسعت کے لحاظ سے مسی ساگا، کیلگری، اٹوا، ایڈمنٹن، سسکاٹون، وینکوور، سینٹ کیتھرین، رجائنا، ہملٹن، ونڈسر اور مونٹریال میں مشن ہاؤسز خریدے یا تعمیر کئے جاچکے ہیں۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2010
دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال
☆ نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں ☆
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

آزمائشی کورس فری
گیس، تیزابیت، السر، دمہ ومخصوص کمزوری کیلئے آزمائشی کورس فری حاصل کریں فائدہ ہو تو مکمل علاج کرائیں ہمارے چند خصوصی معالجات۔ دمہ، جوڑوں کا درد، گیس تیزابیت والسر، ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس، اور ہیپاٹائٹس وغیرہ۔ ہمارے درج ذیل ہومیو مرکبات استعمال کریں۔ بفضل خدا انتہائی زوداثر ہیں۔
برائے دمہ M43، انجائنا (درد دل) M2 گیس تیزابیت والسر M5 نیا پرانا نزلہ زکام وفلو M49 چہرے کے دانے M53 شوگر M40، لیکوریا وماہواری کی خرابیاں M28,M10 اعصابی دباؤ تناؤ کھچاؤ- M184 دردسر ومائیگرین M16 جوڑوں کا درد M11 ہائی بلڈ پریشر M12 ہیپاٹائٹس ہیپا کیور سیرپ
تفصیلی لٹریچر منگوا کر آپ اپنا علاج خود گھر بیٹھے کر سکتے ہیں۔
ہمارے مشہور ہربل پراڈکٹس میں کیلوفر سیرپ جو مٹی چھڑاتا، بچوں کو صحت مند وخوبصورت بناتا ہے نیز لیوریکس سیرپ (برائے جگر) فولاد جامن، نیوروویٹ سیرپ (اعصابی ٹانک) ہر اچھے سٹور سے طلب فرمائیں یا براہ راست ادارہ سے منگوائیں۔
سٹاکٹس: ربوہ۔ فاران ہومیو سٹور اقصیٰ چوک 0300-7700834۔ فیصل آباد کریم میڈیکل ہال 0300-6606023
سرگودھا، مرکز ادویات بلاک نمبر 4۔ 0300-9602030۔ لاہور میڈیکس ہومیو لیب 0300-8863615
بیرون پاکستان کے مریضان بیرون پاکستان میں ادویات کا حصول انتہائی مشکل ہے۔ مگر بیرون پاکستان کے مریض ہمارے ٹورانٹو کینیڈا کے کلینک سے دنیا کے بیشتر ممالک میں ہماری ادویات گھر بیٹھے باآسانی حاصل کر سکتے ہیں۔ فون ٹورانٹو کینیڈا 001-416-832-7056
مفت طبی مشورہ۔ آپ ہماری ویب سائٹ پر جا کر مفت مشورہ ومفید طبی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز ڈاکٹر صاحب سے براہ راست مشورہ کرنے کے لئے صبح 11:00 تا 12:00 اس نمبر پر رابطہ کریں۔ 0334-6372686
Website:www.drmazhar.com Email:drmazharca@yahoo.com
بفضل خدا ہماری ویب سائٹ کمرشل کم اور رفاہی زیادہ ہے غرباء ومستحقین بخوبی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر (کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن) مظہر فارما وہسپتال احمد نگر ربوہ پوسٹ بکس 48
فون 047-6211544 موبائل: 0334-6372686

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی برمدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ وپیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی ایک مکمل دوا ہے۔
(رعائتی قیمت پیکنگ 25ML/-130 روپے 120ML -/500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے موثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

سیرت وسوانح

محترم دوست محمد شاہد صاحب

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت تریسٹھ سال سلسلہ حقہ کی خدمات بجالانے کے بعد 26/اگست 2009ء کو اپنے خالق حقیقی کو پیارے ہوگئے۔ امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 28/اگست 2009ء میں آپ کے اوصاف حمیدہ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے آپ کو سلطان نصیر، روشن وجود اور تاریخ احمدیت کا ایک باب قرار دیا ہے۔ یہ عاجز ان کی سوانح اور سیرت پر مشتمل کتاب مرتب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے نیز ان کے قلمی ولسانی نوادرات کو جمع کرنے کی بھی خواہش ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ کرم ان کی یادوں پر مشتمل واقعات اگر ضبط تحریر میں لاکر عاجز کو بھجوا سکیں تو یہ ان کے لئے بہترین خراج تحسین ہوگا۔ نیز ان کی تصاویر، آڈیو وڈیو کیسٹ خطوط، مسودات اور دیگر مواد موجود ہو تو ان کی کاپیاں ارسال فرمادیں یا اصل بھجوا سکیں تو بعد استعمال بحفاظت واپس پہنچا دی جائیں گی۔ اس اہم کام میں علمی اور عملی معاونت پر خاکسار بے حد مشکور ہوگا۔

کوارٹر نمبر 76 کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ

فون نمبر: +92 47 6212198, 6215646

فیکس: +92 47 6212659, 6213198

ای میل: samubashir@gmail.com

بقیہ از صفحہ 1

تدفین بھی ہو چکی ہے۔ قبروں کی حفاظت کے پیش نظر جون 2009ء میں جماعت احمدیہ کی جانب سے قبرستان کی چاردیواری کے طور پر شروع کی ہوئی دیوار کو بھی ایک شرپسند گروپ نے گرادیا تھا۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے اس افسوسناک واقعے پہ گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ وطن عزیز پاکستان میں افراد جماعت کے حقوق ان کی زندگیوں میں بھی محفوظ نہیں ہیں اور وفات کے بعد بھی ان کے ساتھ کئے جانے والے سلوک کی دنیا کا کوئی مذہب اجازت نہیں دیتا۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ سیاسی اور قانونی طور پر تعصب روا رکھا جا رہا ہے اور انتظامیہ سماجی سطح پر مٹھی بھر شرپسندوں کے دباؤ پر بے بسی کا تاثر دے رہی ہے۔ جس سے شرپسندوں کے حوصلے بڑھ رہے ہیں ترجمان جماعت احمدیہ نے ملک کے انصاف پسند حلقوں سے سوال کیا کہ پولیس اور انتظامیہ جن کا کام معاشرے سے کمزور اور پرامن افراد کو تحفظ دینا ہے، آخر کب تک مذہبی انتہا پسندوں اور شرپسندوں کے آگے جھکتی رہے گی۔

نماز جنازہ

مکرمہ رفعت شہناز صاحبہ دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ولد مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب سابق امیر ضلع لودھراں ایک انتہائی تکلیف دہ علالت کے بعد عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں مورخہ 17/اپریل 2010ء کو بوقت آٹھ بجے شب وفات پاگئے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 20/اپریل 2010ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں ہوگی۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 22/اپریل 2010ء کو بوقت بعد 10 بجے صبح آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم حافظ انوار رسول صاحب مربی سلسلہ شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پھوپھا محترم شیخ محمد اکرام صاحب آف نوید شاپنگ سنٹر گولبازار ربوہ آجکل کمزوری اور نقاہت کے باعث شدید علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق محض اور محض اپنے فضل سے انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 20/اپریل

طلوع فجر	4:07
طلوع آفتاب	5:33
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:42

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510-049-4423173

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

جلسہ سالانہ U.K
جلسہ سالانہ U.K میں شمولیت حاصل کرنے کے خواہشمند احباب U.K ویزا کے متعلق معلومات اور راہنمائی حاصل کریں
Air Tickets on Cheep Rates
U.K, Canada, USA, Australia
Education Concern ®
فرخ لقمان 0302-8411770
042-5162310
67۔سی فیصل ٹاؤن لاہور

FD-10

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

کراچی الیکٹرک سٹور
گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے
2۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود 0345-4111191

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
ویزہ پروٹیکٹر، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
وزٹ ویزہ اور امیگرینٹ ویزہ کی معلومات اور فارم پر کروانے کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtieztravels@hotmail.com

ورلڈ انٹرنیشنل کارگو
بیرون ملک سامان کارگو کروانے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔ آنے سے پہلے فون ضرور کریں
فون: 042-6312538
دعاگو: مرزا اکرم بیگ
موبائل: 0333-4364361

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیرسرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:citipolypack@hotmail.com

ری پبلک UPS بمعہ سٹیبلائزر اینڈ کولنگ سنٹر
لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
ٹی وی، کمپیوٹر، فیکس، پرنٹر اور سیکیورٹی کیمرہ (بیوت الذکر، سکول اور کالج) کو چلانے کیلئے گارنٹی شدہ UPS بیٹری، چارجرز، سٹیبلائزر حاصل کریں
ہر قسم کے ایئرکنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

NOVEL INTERNATIONAL
IMPORTERS
EXPORTERS
REPRESENTATIVES
HEAD OFFICE: P-15, Rail Bazar, Faisalabad - Pakistan.
Tel: +92 41 2614360, 2632483, Fax: +92 41 2618483